© rasailojaraid.com

وہ بوریائے فقیری پہ بیٹھنے والا
بایں شکوہ کہ روح الامیں درباں ہے
جلال اس کا محیط ازل ہے تا بابد
جمال اس کا ورائے حدود عرفاں ہے
سکھائی جنبشِ لب کو ادائے حق گوئی
یہ اس کا خاص کرم ہے یہ اس کا احساں ہے
مکاشفاتِ خرد اس کے راستے کا غبار
فروغ نورِ تجلی اُسی کا فیضاں ہے

کلیدِ فتح و نویدِ ظفر دُعا اس کی
غموں کی دھوپ میں وہ سایۂ گلستاں ہے
جو سوچیے تو وہ لوح و قلم کا مالک ہے
جو دیکھیے تو بظاہر وہ ایک انساں ہے
قلم کو تاب کہاں اس کی منقبت لکھے
زبان شعر ہے واماندہ عقل حیراں ہے
ظفر بہ فیض ثناء خوانیٔ شہ بطحا
دل و دماغ کا ہر گوشہ برق ساماں ہے

حکیم محمود احمد ظفر

اس قدر کون محبت کا صلہ دیتا ہے؟
اس کا بندہ ہوں جو بندے کو خدا دیتا ہے
جب اترتی ہے مری روح میں عظمت اسکی
مجھ کو مسجود ملائک کا بنادیتا ہے
رہنمائی کے یہ تیور ہیں کہ مجھ میں بس کر
وہ مجھے میرے ہی جوہر کا پتا دیتا ہے
اس کے ارشاد سے مجھ پر مرے اسرار کھلے
کہ وہ ہر لفظ میں آئینہ دکھادیتا ہے
اس کی رحمت کی بھلا آخری حد کیا ہوگی؟
دوست کی طرح جو دشمن کو دعا دیتا ہے

© rasailojaraid.com